سوال

(365) مختلعۃ خلع کرنے والی اور مطلقہ کی مدت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب عورت کو اس صورت میں طلاق دی گئی ہو کہ وہ شوہر سے کشیدہ حالات کی وجہ سے ایک سال یا دو سال یا اس سے کم مدت تک الگ رہی ہو اور طلاق سے پہلے استبراء رح کی مدت گزر گئی ہو تو کیا اس کیلیئے بھی عدت لازم ہے یا نہیں ؟ یا عدت گزارے بغیر اس کیلیئے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ اس کے شوہر نے معاوضہ لیکر اسے طلاق دے دی ہو اور رجوع کرنے میں اسے کوئی رغبت ن ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس کسی عورت کو طلاق دی جائے تو طلاق کے بعد اس کیلیئے عدت لازم ہے خواہ شوہر سے مل ہوئے اسے زیادہ مدت ہوئی ہو یا تھوڑی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ... سورۃ البقرۃ ۲۲۸

''اور طلاق والی عورتیں اپنے تیئں تین حیض تک انتظار کریں ۔''

اور نبی کریمؐ نے ثابت بن قیسؓ کی بیوی کو حکم دیا تھا کہ وہ خلع کے بعد ایک حیض کی عدت گزارے 'اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحیح بات یہی ہے کہ خلع کی طلاق کے بعد عدت ایک حیض ہے 'اس حدیث نے مذکورہ بالا آیت کریمہ کے عموم کی تخصیص کر دی ہے اور اگر وہ عورت جس نے مال دے کر شوہر سے طلاق خلع حاصل کی ہو وہ اگر تین حیض تک عدت گزار لے تو یہ اکمل اور احوط صورت ہے اور مذکورہ آیت کے پیش نظر بعض اہل علم نے جو یہ کہا ہے کہ اسے بھی تین حیض تک عدت گزارنی چاہیے تو اس طرح یہ اختلاف بھی ختم ہو جاتا ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب العدہ : جلد 3 صفحہ 345

محدث فتویٰ